175870 ـ کنواری لڑکی یا یتیم بچوں کی ماں سے شادی کرنا

سوال

میری شادی ہونے والی ہے، کنواری لڑکی سے بھی شادی کرنا ممکن ہے، اور ایک شہید کی بیوہ جس کے تین یتیم بچے بھی ہیں سے بھی شادی ممکن ہے، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اگر شہید کی بیوہ سے شادی کرنے کا اجروثواب اور کوئی فضیلت ہے تو پھر بیوہ سے شادی کروں.
اور آیا اس سلسلہ میں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مروی ہے، برائے مہربانی اس سلسلہ میں مجھے مشورہ دیں کہ آیا کنواری لڑکی سے شادی کروں یا شہید کی بیوہ سے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کسی بھی مسلمان کے لائق اور شایان شان نہیں کہ وہ کسی معین شخص کے بارہ میں گواہی دے کہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا ہے، لیکن ہمیں اس کی امید رکھنی چاہیے، بلکہ عمومی طور پر ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جو بھی قتل ہوا وہ شہید ہے، لیکن کسی مخصوص شخص کے متعلق کہنا نہیں چاہیے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہم کسی معین شخص کے لیے شہید ہونے کی گواہی نہیں دیں گے چاہے وہ معرکہ میں ہی قتل ہوا ہو، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے متعلق صحیح بخاری میں باب مقرر کرتے ہوئے کہا ہے:

" باب لا يقال فلان شهيد " کسی شخص کے بارہ میں یہ نہیں کہا جائیگا کہ فلاں شہید ہے، انہوں نے صحیح حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس شخص کو بھی اللہ کی راہ میں کوئی زخم آیا حالانکہ اللہ کو ہی علم ہے کہ اس کی راہ میں کسے زخم آیا ہے، تو وہ شخص روز قیامت اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا، اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا، لیکن خوشبو کستوری کی ہو گی "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ: " اللہ کو ہی علم ہے کہ کون اللہ کی راہ میں زخمی ہوا ہے " یہ نیت

کی طرف اشارہ ہے، یعنی زخمی ہونے والے کی نیت کا اعتبار کیا جائیگا، اور ہمیں اس مقتول کی نیت کا علم ہی نہیں، بلکہ ہم اس کے کفن دفن اور غسل اور نماز جنازہ وغیرہ میں اس کے ظاہر کے مطابق معاملہ کریں گے.

لیکن باطن میں یہ حکم نہیں لگائیں گے کہ وہ شہید اور جنتی ہے، بلکہ اسے شہداء میں شامل ہونے کی امید رکھیں گے " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (21 / 202).

دوم:

خاص کر شہید شخص کی بیوہ سے شادی کرنے کے متعلق شریعت میں کسی فضیلت کا ہمیں علم نہیں، یا پھر خاص کر کسی شہید کے یتیم بچوں کی کفالت کی فضیلت کے متعلق بھی کوئی علم نہیں رکھتے، لیکن عموما یتیم کی کفالت کی فضیلت تو وارد ہے، مگر اتنا ہے کہ اگر کوئی شخص اجر و ثواب کی نیت سے ایسا کرے تو بلاشك اسے اللہ کے ہاں اجروثواب ضرور حاصل ہوگا، خاص کر جب اس بیوہ کے یتیم بچے بھی ہوں.

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے قریبی رشتہ دار یا اجنبی کے یتیم بچوں کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہونگے "

مالك رحمہ اللہ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا.

صحیح مسلم حدیث نمبر (2983) صحیح بخاری حدیث نمبر (5304) میں بھی سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی طرح مروی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لہ او لغیرہ " اس قریبی رشتہ دار یا کوئی اجنبی سے مراد یہ ہے کہ اس کا قریبی ہو یعنی دادا یا نانا یا ماں اور نانی بھائی یا بہن یا چچا اور خالہ اور پھوپھی اور ماموں وغیرہ کی اولاد، اور یا پھر کسی اجنبی جو اس کا رشتہ دار نہ ہو کی اولاد " انتہی

ہمیں امید ہے کہ شہید کے بچوں کی کفالت اور ان کی دیکھ بھال کرنے والے کو زیادہ اجروثواب حاصل ہوگا، اور اس میں زیادہ فضیلت ہے؛ کیونکہ شہید کو بھی اللہ کے ہاں بہت مقام و مرتبہ حاصل ہے، اور پھر اس میں جهاد فی سبیل اللہ کی ترغیب پائی جاتی ہے.

سوم:

بلاشك و شبہ نفس كا ميلان تو كنوارى لڑكى سے ہى شادى كى طرف ہوتا ہے، اور اس ميں شرعا نہ تو ممانعت ہے اور نہ ہى بے رغبتى كرنے كى ترغيب دى گئى ہے، بلكہ شريعت بھى اس فطرى ميلان كے ساتھ ہے.

ليكن اتنا ہے كہ اگر پہلے سے شادى شدہ يعنى مطلقہ يا بيوں عورت سے شادى ميں كوئى راجح مصلحت پائى جائے تو پھر كنوارى سے شادى نہ كى جائے، بلكہ كنوارى پر شادى شدہ كو فضيلت دى جائيگى.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (27173) اور (9126) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اس ليے آپ اپنے متعلق زيادہ جانتے ہيں كہ آپ كے ليے كس عورت سے شادى كرنے ميں مصلحت پائى جاتى ہے، اگر آپ سمجھتے ہيں اس بچوں كى بيوہ ماں سے شادى كرنا آپ كے ليے كافى ہے اور آپ كى عفت و عصمت كا باعث ہوگا، اور آپ اس اور اس كے بچوں كى معاملات كو اچھى طرح سرانجام دے سكتے ہيں تو يہ بہت اچھى بات ہے، اميد ہے آپ كو اس ميں بركت حاصل ہوگى، اور اللہ كى مدد بھى شامل حال ہوگى كيونكہ اس ميں اس عورت كى بھى عفت و عصمت پائى جاتى ہے اور اس كے بچوں كى بھى ديكھ بھال ہے، حالانكہ اس طرح كى عورتوں سے شادى كى رغبت بہت كم ہوتى ہے.

اور اگر آپ سمجھتے ہيں كہ آپ كا كنوارى لڑكى كى طرف ميلان ہے اور آپ اپنے نفس كو بيوہ سے شادى كرنے پر مجبور كرتے ہيں تو پھر ہمارى رائے ميں آپ كو ايسا نہيں كرنا چاہيے، بلكہ آپ اپنے آپ كو مباح و مشروع حق حاصل كرنے ديں، اميد ہے اللہ تعالى اس بيوہ اور يتيم بچوں كے ليے كسى اور كو مہيا كر دے اور وہ ان كى كفالت كرنے لگے.

ہم آپ كو اس سلسلہ ميں استخارہ كرنے كى نصيحت كرتے ہيں كہ آپ اچھى طرح اس معاملہ كو سوچ سمجھ كر سرانجام ديں تا كہ آپ بغير كسى دليل اور واضح امر كے يہ معاملہ سرانجام نہ ديں.

اللہ سبحانہ و تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو خير و بھلائى اور صحيح راہ كى راہنمائى و توفيق نصيب فرمائے اور آپ كو رشد الہام كرے اور نفس كى شر سے محفوظ ركھے.

واللہ اعلم .